قادر بخش صاحب نمائندہ فجی مسلم یوتھ آرگنائزیشن

فتنۂ قادیانیت اور ہمارے فرائض

چند مفید اور قابلِ غور تجاویز

کچھ عرصہ قبل میں نے آپ کے رسالہ الحق کو ایک مضمون جزائر فجی کے بارے میں لکھا تھا جس میں میں نے قادیانیوں کے متعلق بھی تحریر کیا تھا۔ کہ ان کی جزائر فجی میں کیا سرگرمیاں ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ قادیانیوں کی عالمی سطح پر موجودہ حالات میں سرگرمیوں پر اچھی طرح نظر رکھتے ہوں گے۔ میرے خیال میں ان کی کامیابی مندرجہ ذیل وجوہات پر ہے۔

۱۔ مسلمانوں میں اسلام کی تعلیمات کا فقدان ہونا۔

۲۔ مسلمانوں کا قادیانیت اور غرض وغائت اور اس کے متعلق صحیح معلومات سے محروم ہونا۔

۳۔ قادیانیوں کا اپنے آپ کو اسلام کا علمبردار کہنا اور قرآن کو دنیا کی مختلف زبانوں میں اپنی مرضی کے مطابق معنی دیکر اس کی بہت زیادہ اشاعت کرنا۔

۴۔ قادیانیوں کو نامعلوم ذرائع سے کثیر تعداد میں مالی امداد کا ملنا اور منظم طرز پر اپنے مشن کو پھیلانا۔

۵۔ قادیانیوں کے مرکز ربوہ سے کام کیلئے کارکنان کو ہدایات کا ملنا اور باقاعدہ مرکز سے رابطہ قائم ہونا۔

مندرجہ ذیل باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ تبلیغی جماعت اور مجلس تحفظ ختم نبوت عالمی سطح پر ان اسلام دشمن لوگوں کا مکمل طور پر مقابلہ نہیں کر سکیں۔ اگرچہ اس ملک میں کچھ رکاوٹ کا باعث بنی ہوئی ہیں۔ اس وجہ سے کہ یہاں دوسری اصلاحی اور سیاسی جماعتیں منظم طور پر کام بھی نہیں کر رہی ہیں۔ وہاں وہ خاص طور پر مسلمانوں میں تبلیغ کا کام کرتے ہیں۔ جن کے متعلق بھی انہیں توجہ کرنی چاہیئے۔ الحمدللہ یہ بات باعث مسرت ہے کہ وزارت اوقاف حکومت کویت نے قرآن کریم کا مختلف زبانوں میں صحیح ترجمہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو کہ امید ہے کہ قادیانیوں کے جھوٹے ترجمہ کا عالمی سطح پر تردد کا باعث بنے گا۔ اس سلسلے میں کچھ مخلصانہ تجاویز اور مشورے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ کہ ہمیں بھی کسی طرح مکمل طور پر عالمی

سطح پر ان کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔

۱۔ بین الاقوامی اسلامی تحقیقاتی ادارہ کا قیام جس کی کم ازکم مندرجہ ذیل غرض و غائت ہونی چاہیئے۔

د۔ دنیا میں اسلام دشمن تنظیموں کے متعلق مکمل معلومات کا اکٹھا کرنا۔

ب۔ اسلام کے خلاف لٹریچر کا موثر طور پر جواب دینا۔

ج۔ اردو اور عربی کے خاص اور بہترین مضامین کا انگریزی میں ترجمہ کرنا اور خاص طور پر وہ مضامین جو قادیانیوں کے خلاف لکھے گئے ہیں۔

۲۔ عالمی مرکز اسلامی کا قیام :۔ اس کے مندرجہ ذیل مقاصد ہونے چاہئیں :۔

د۔ یہ ادارہ مسلم اقلیت کے طلباء کیلئے مخصوص ہونا چاہیئے۔

ب۔ یہ ایسے علماء کو پیدا کرے جو اسلام کی تعلیمات سے بخوبی واقف ہوں۔ اور اسلام کا دوسرے مذاہب کے مقابلے میں بہتر ہونا اچھی طرح جانتے ہوں۔

ج۔ کسی ایک خاص علاقہ کی زبان کی تعلیم دی جائے۔ تاکہ بیرونی طلباء وطن واپس جاکر احسن طریقہ سے تبلیغ کا کام سرانجام دے سکیں۔ خواہ وہ انگریزی ہو یا فرانسیسی وغیرہ وغیرہ

د۔ اس ادارے کا اور اسکی حاصل شدہ اسناد کا گورنمنٹ پاکستان کا منظور شدہ ہونا ضروری ہے۔ تاکہ فارغ التحصیل لوگ جہاں بھی جائیں ان کو کسی قسم کی رکاوٹ کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

س۔ اپنی مالی حالت کو سدھارنے کیلئے فارغ التحصیل طلباء کا جدید تعلیم کا ماہر ہونا بھی ضروری ہے

ص۔ اس ادارے کو ملکی سیاست اور فرقہ بندی سے بھی پاک ہونا چاہیئے تاکہ اس کی مخالفت کا کوئی جواز پیدا نہ ہو سکے۔

بین الاقوامی اسلامی تحقیقاتی ادارہ کا قیام اس لئے بھی ضروری ہے کیونکہ دنیا میں ایسا کوئی ادارہ موجود نہیں جو اس فتنہ عظیم کی تحقیقات کیلئے کام کر رہا ہو۔ اب پاکستان کے حالات اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ قادیانی سرگرمیوں کے خلاف کوئی پرچہ نکالا جا سکے۔ اس لئے کم ازکم یہ تو ہونا چاہیئے کہ انگریزی میں ترجمہ شدہ مضامین کو ایک رسالہ کی شکل میں ہر ملک میں بھیجا جائے۔ عالمی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کام کو جلد از جلد ریٹائرڈ تعلیم یافتہ افراد کی مدد سے سرانجام دیا جائے۔ مثلاً ریٹائرڈ استاد۔ وکلاء مجسٹریٹ اور جج اور سرکاری ملازمین وغیرہ۔ یہ دونوں ادارے اکٹھے ایک مقام پر قائم کئے جائیں تاکہ ان کی نگرانی میں آسانی رہے۔ جو اساتذہ پڑھانے کا کام سرانجام دیں وہ آسانی سے

تحقیقاتی کام میں بھی مدد کر سکیں۔

اس قسم کے ادارے کا قیام اسلام آباد یا راولپنڈی میں ہونا چاہئے۔ تاکہ بیرونی ممالک سے آنیوالے طلباء کو اپنے سفارتخانہ سے رابطہ پیدا کرنے میں آسانی ہو۔ دوسری بات یہ ہے کہ اعلیٰ جدید تعلیم اور مختلف مذاہب کا موازنہ اور کسی ایک مخصوص زبان میں تعلیم اسلام آباد یونیورسٹی سے حاصل کی جائے۔ کیونکہ قومی یونیورسٹی ہونے کی حیثیت سے اسکی ہر ڈگری قومی سطح پر منظور ہوگی۔ اور سیاسی لحاظ سے غیر ممالک بھی اس کو جلدی قبول کریں گے۔ اس کیلئے ابتدائی کام دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک پشاور میں کیا جائے۔ اور پھر مکمل سہولتیں مہیا ہونے کے بعد اسے اسلام آباد یا راولپنڈی میں منتقل کیا جا سکتا ہے۔

پروگرام کے مطابق ہر غیر ملک مسلم اقلیت کے دو دو طلباء بیک وقت اس ادارے سے تعلیم حاصل کریں۔ اور پھر اس نصب العین کے مطابق اپنے اپنے وطن میں ذیلی ادارے کھولیں۔ اور وہاں لوگوں کو دینی تعلیم سے آگاہ کریں تاکہ ان لوگوں میں اس بین الاقوامی ادارے کی اعلیٰ تعلیم کیلئے تیار کیا جا سکے۔ جہاں پر جو بھی طلباء آئیں گے وہ تین اقسام کے ہوں گے۔

۱۔ وہ خود تعلیم کا خرچ برداشت کریں گے۔ ۲۔ یا وہ مسلمان تنظیم کیطرف سے آئیں گے۔

۳۔ یا اس ادارے کو وظائف مہیا کرنے پڑیں گے۔

جس قسم کے بھی طلباء آئیں، حتی الامکان کوشش یہ ہونی چاہئے کہ وہ مسلم تنظیم کے ذریعہ سے تعلیم حاصل کرنے آئیں تاکہ اس مقدس کام کو سرانجام دینے میں آسانی پیدا ہو سکے۔

مجھے معلوم ہے، آپ کو اس سلسلے میں مالی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ لیکن مجھے یقین ہے اس مسئلے کو آپ بڑے بڑے کارخانہ داروں اور مل مالکان سے رابطہ پیدا کر کے حل کر سکتے ہیں۔ کیونکہ بعض لوگ اس لئے امداد کریں گے کہ آپ دین حق کی خدمت کر رہے ہیں۔ اور بعض اس لئے دیں گے کہ ان کی اور ان کے کارخانہ کی غیر ممالک میں شہرت ہو۔ امید ہے اس کام کو شروع کرنے کے بعد آپ کو اسلامی سیکرٹریٹ (جدہ) اور بعض مسلم ممالک کی طرف سے مالی امداد و عربی اور تجوید پڑھانے کیلئے اساتذہ بھی ملیں گے۔ کیونکہ مسلم اقلیت کی حالت کا مطالعہ کرنے کے بعد میں یہ سمجھتا ہوں کہ عالمی سطح پر اس وقت مسلم اقلیت کی اس طرح کے ادارہ ہی کے ذریعے زیادہ سے زیادہ امداد کی جا سکتی ہے۔ مجھے امید ہے آپ اس مقدس کام کو دوسرے اپنے مکتبۂ فکر کے علماء کرام کی مدد سے عملی جامہ پہنائیں گے۔

اس ضمن میں احقر غیر ممالک میں مسلم تنظیموں کی معلومات آپ کو مہیا کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس فریضہ کے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور امید ہے کہ آپ بندہ کو اپنے خیالات سے جلد از جلد آگاہ کریں گے۔